روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶-۴۱ | جمعرات ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ ۱۹ فتح ۱۳۷۰ہش ۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۸۶

انکار سے عقل ماری جاتی ہے

"شیطان کی طرف بھی قرآن کریم نے جو باتیں منسوب کی ہیں ان میں سے بعض عقل اور سمجھ کی باتیں ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شیطان دنیا میں صاحبِ عقل بھی ہوتے ہیں۔ مگر انکار کی دفعہ ان کی عقلیں ماری جاتی ہیں۔ جس طرح ابوجہل پہلے ابوالحکم کہلاتا تھا۔ حکمت کا باپ، وہ جہالت کا باپ بن گیا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"(صاحبِ ایمان) کے لئے مصائب ہمیشہ نہیں رہتے اور نہ لمبے ہوتے ہیں بلکہ اس کے واسطے رحمت، محبت اور لذت کا چشمہ جاری کیا جاتا ہے۔ عاشق لوگ عشق کے غلبہ کے وقتوں اور اس کے دردوں میں ہی لذت پاتے ہیں۔ یہ باتیں گو ایک خشکِ محض انسان کے لئے سمجھانی مشکل ہیں مگر جنہوں نے اس راہ میں قدم مارا ہے وہ ان کو خوب جانتے ہیں بلکہ ان کو تو معمولی آرام اور آسائش میں وہ چین اور لذت نہیں ہوتی جو دکھ کے اوقات میں ہوتی ہے۔

مثنوی رومی میں ایک حکایت ہے کہ ایک مرض ایسا ہے کہ اس میں جب تک اس کو مکے مارتے کوٹتے اور لتاڑتے رہتے ہیں تب تک وہ آرام میں رہتا ہے ورنہ تکلیف میں رہتا ہے سو یہی حال اہل اللہ کا ہے کہ جب تک ان کو مصائب و شدائد کے مشکلات آتے ہیں اور ان کو مار پڑتی رہے تب تک وہ خوش ہوتے ہیں اور لذت اٹھاتے ہیں ورنہ بے چین اور بے آرام رہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۵۱)

کوئی ترقی اور کامیابی محنت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"دنیا کی کوئی ترقی اور کوئی کامیابی، کوئی عزت اور کوئی رتبہ کوئی درجہ اور کوئی امتیاز ایسا نہیں ہے جو بغیر محنت اور کوشش کے انسان کو حاصل ہو سکے۔ جس قدر کوئی چھوٹی کامیابی ہوگی اس کے لحاظ سے انسان کو بھی تھوڑی ہی محنت اور مشقت برداشت کرنی پڑے گی۔ اور جس قدر بڑی کامیابی اور بڑا مدعا ہوگا اسی قدر اس کے حصول کے لئے بہت کوشش اور محنت کرنی پڑے گی۔ تو چھوٹے سے چھوٹے کام میں بھی انسان کو کچھ نہ کچھ محنت اور مشکل ضرور پیش آتی ہے۔ سوائے ان چیزوں کے حصول کے جن کی انسان کو ہر وقت اور ہر لمحہ ضرورت رہتی ہے اور جن کے بغیر وہ ایک دم بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ باقی جس قدر بھی چیزیں ہیں وہ اسی قسم کی ہیں کہ ان کے لئے انسان کو ضرور تھوڑی بہت محنت مشقت کرنی پڑتی ہے۔ وہ چیزیں جو بغیر محنت کے حاصل ہوتی ہیں اور جن پر انسان کی بقا منحصر ہے اور جن کا ہر وقت وہ محتاج ہے۔ ان میں سے ایک ہوا ہے۔۔۔۔ خدا نے اس کے لئے کوئی قیمت اور کوئی محنت نہیں رکھی۔ تم کبھی کسی انسان کو نہ دیکھو گے کہ وہ ہوا کے حصول کے لئے کوشش کر رہا ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا خود بخود اس کے پھیپھڑوں میں چلی جاتی اور اس کو زندہ رکھتی ہے۔ لیکن وہ دوسری چیزیں جن کا انسان محتاج ہے لیکن ہوا سے کم درجہ پر محتاج ہے ان کے حصول کے لئے ضرور محنت کرنی پڑتی ہے۔ تم نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ۔۔۔ کسی کے منہ میں پانی یا کھانا خود بخود چلا گیا ہو۔۔۔۔

اخبارات میں اس قسم کے حالات چھپتے رہتے ہیں کہ فلاں گھر کے سات مرد تھے اور ساتوں جنگ میں مارے گئے لیکن اس طرح مرنے سے کمی نہیں آئی بلکہ ان کی جگہ اور کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک مر کر گرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کہ اپنی قوم کی عزت اور آزادی برقرار رہے۔ غرض کوئی ایسی چیز نہیں جو بغیر محنت کے حاصل ہو۔ پانی اور کھانے سے لے کر بڑی سے بڑی حکومت تک کے تمام مقاصد ایسے ہیں جو محنت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ پھر کون نادان ہے جو یہ کہے یا سمجھے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق گھر بیٹھے بغیر محنت اور کوشش کے ہو جائے۔ جبکہ علم، دولت، عہدہ، رتبہ، روٹی، پانی خود بخود حاصل نہیں ہو جاتے۔ بلکہ ان کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ سے تعلق کس

باقی صفحہ ۵ پر

فضلِ عمر ہسپتال میں دانتوں کے ماہر ڈاکٹر کی آمد

دانتوں کے امراض کے ماہر مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب کراچی سے تشریف لا رہے ہیں اور ۲۲، ۲۳ دسمبر ۱۹۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے علاج معالجہ میں مدد کریں گے۔ چنانچہ ان دو ایام میں پورا دن علاج معالجہ کی سہولت میسر ہوگی۔ ضرورت مند احباب سے گذارش ہے کہ وہ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۱ء تک ہسپتال تشریف لا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

اعلان نکاح

مکرم عامر ہمایوں احمد صاحب ابن مکرم مظفر احمد صاحب آف راولپنڈی کا نکاح عزیزہ امۃ الحئی صاحبہ بنت مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب (مقیم ٹورنٹو۔ کینیڈا) کے ہمراہ دس ہزار ڈالر حق مہر پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مربی انچارج کینیڈا نے مورخہ ۱۲ اکتوبر ۹۱ء کو احمدیہ مشن ٹورنٹو میں پڑھا۔ عزیز عامر ہمایوں محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی کے پوتے ہیں اور عزیزہ امۃ الحئی محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں کی پوتی ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ عزیز زاہد نصر اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمود نصر اللہ صاحب آف ڈسکہ کینیڈا میں کار کے ایک حادثہ کے نتیجے میں وفات پا گئے ہیں ان کی میت ۲۰ اور ۲۱ دسمبر کی درمیانی رات ربوہ پہنچ رہی ہے۔ تدفین ۲۱ دسمبر کو بعد از نماز ظہر ہوگی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور والدین اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹؍فتح ۱۳۷۰ ہش ۱۹؍دسمبر ۱۹۹۱ء

حصولِ تزکیۂ نفس

جب یہ کہا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو تزکیہ یافتہ انسان نہ کہو تو اس سے دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ تزکیہ کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ آگے سے آگے بڑھنے کے لئے یہی کہنا مناسب ہے کہ ابھی تزکیہ کہاں ہوا۔ ابھی تو مزید تزکیہ کی ضرورت ہے اور اس طرح انسان تزکیہ میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی کوشش میں مصروف رہے گا اور یقیناً اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بناتا رہے گا جو اس کی زندگی کا حقیقی مقصد ہے ویسے اگر دیکھا جائے تو جب انسان یہ کہتا ہے کہ میں نے بہت کچھ سیکھ لیا ہے، بہت کچھ پڑھ لیا ہے یا میں نے بہت علم حاصل کر لیا ہے تو اس کے لئے سیکھنے، پڑھنے اور علم حاصل کرنے کی راہ مسدود ہو جاتی ہے۔ یہی حال حصولِ تزکیہ کا ہے۔

دوسری بات جو سامنے آتی ہے وہ انکسار کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور جب تک انسان کے دل میں انکسار کے جذبات پیدا نہ ہوں وہ دوسروں کی نیکی اور ان کی پاکیزگی کا قائل ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اپنے آپ ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے اور اس کا معاشرہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ ہمچو ما دیگرے نیست کہہ کر کسی اور کی پرواہ ہی نہیں کرتا اور نتیجہ کے طور پر لوگ بھی اسے میلی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تزکیہ کے لئے ہمیں کوشش جاری رکھنی چاہئیے۔ تزکیۂ نفس جس کی اصل غرض و غایت محبتِ الٰہی کی جنت کا حصول ہے اس کے متعلق حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"دراصل جنت اور جہنم اس دنیا میں بنتے ہیں۔ جن کی روحیں خدا کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور خدا سے تعلق پیدا کر لیتی ہیں اور اس دنیا میں خدا کی طرف بار بار جھکتے ہیں ان کو لذت محسوس ہوتی ہے مرنے کے بعد کی زندگی میں بھی اُن کی جنت بنے گی کیونکہ مرنے کے بعد خدا اور بندے کی رُوح کے درمیان سے پردے اٹھائے جائیں گے۔"

تزکیہ دراصل خدا کی طرف جھکنے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہمیں خدا کی طرف جھکتے رہنا چاہئیے اور اس طرح اپنے تزکیہ کو آگے سے آگے بڑھانے کی کوشش میں مصروف رہنا چاہئیے۔

منصف کے سر پہ سایۂ ربّ الوریٰ رہے
دل میں ہو درد آنکھ میں شرم و حیا رہے
ڈر دشمنی کا ہو نہ کوئی طمعِ دوستی
مدِّ نظر رہے تو خدا کی رضا رہے

ابوالاقبال

زمانہ کی کچھ ٹھوکریں اور کھا لوں
میں سوئی ہوئی زندگی کو جگا لوں

ذرا اور بھی تیز اے گردشِ چرخ
خلش اپنے پاؤں کی میں بھی مٹا لوں

کبھی یہ تقاضا ہے دل کی تڑپ کا
کہ حلقے ترے دام کے توڑ ڈالوں

کبھی یہ تمنّا ہے سو جاؤں ایسا
تری گود کو اپنی تُربت بنا لوں

ترا حُسن ہٹ جائے گر درمیاں سے
تو دردِ محبّت کی تقدیر پا لوں

خدا را ذرا اور اتنا تو ٹھہرو
کہ میں جتنے عرصہ میں دُنیا سے جا لوں

بہار آج جا کر نہ پھر آئے شائد
مرے جی میں ہے آخری گیت گا لوں

مسرّت کی تنویر فرصت ہے اتنی
کہ چاہوں تو دو چار آنسو بہا لوں

روشن دین تنویر

○

دُنیا کی تنگ و دَو سے نکلنے نہیں دیتا
اور اپنے قدم چلیئے تو چلنے نہیں دیتا

خوبی ہے جو تصویر کا رُخ دیکھ رہے ہیں
ہے دوسرا رُخ بھی تو بدلنے نہیں دیتا

دل جس پہ مچل جائے وہ نظّارے قیامت
اور دل ذرا مچلے تو مچلنے نہیں دیتا

خود کرتا ہے آتش کدہ نمرود کا روشن
جلتا ہے خلیل اس میں تو جلنے نہیں دیتا

تقدیر بُری ہے تو ہے تدبیر تو اچھی
تقدیر ٹلے بھی تو ٹلنے نہیں دیتا

غُنچہ جو چٹکتا ہے تو رو دیتا ہے کمبخت
تنویر ذرا ہم کو بہلنے نہیں دیتا

روشن دین تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

خلق عظیم کی چمکار

غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ظہور

امن کا سفیر

۶ھ میں حضورؐ نے رؤیا میں دیکھا کہ آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسے پورا کرنے کے لئے آپؐ ..ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قربانی کے جانور ساتھ لے لئے اور فرمایا ہتھیار ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں ہاں عربوں کے دستور کے مطابق تلواریں نیاموں کے ساتھ رکھی جا سکتی ہیں جیسا کہ مسافر رکھتے ہیں۔

آپؐ نے رستے میں حج کا مخصوص لباس پہننے اور دعائیہ کلمات کہنے کا ارشاد فرمایا۔ حضورؐ نے بیس آدمی قافلہ کے آگے روانہ کر دیئے اور چند آدمیوں کو مکہ بھی روانہ فرمایا تاکہ وہ قریش کے ارادوں کو بھانپ سکیں۔ جب مکہ دو منزل رہ گیا تو آپؐ کے قاصدوں نے آکر اطلاع دی کہ قریش مکہ سخت جوش میں ہیں اور جنگ پر آمادہ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم! مکہ والے حرم کی حفاظت کے لئے جو مطالبہ بھی مجھ سے کریں گے میں اسے مان لوں گا۔ آپؐ نے صحابہ کے ساتھ حدیبیہ مقام پر پڑاؤ ڈالا اور قریش کے نمائندگان کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی۔ قریش اپنے مؤقف سے ذرہ برابر بھی ہٹنے کے لئے تیار نہ تھے اس لئے تبادلہ خیالات کا یہ سلسلہ بار بار ٹوٹتا رہا۔ بارہا ایسے مواقع آتے کہ تلواروں سے وہ زمین سرخ ہونے کے قریب تھی مگر حضورؐ نے بے مثال صبر وتحمل اور ضبط سے کام لیا اور امن قائم رکھنے کی تلقین فرماتے رہے۔ آخر قریش کے ساتھ یہ معاہدہ طے پایا کہ مسلمان اس سال چلے جائیں اور اگلے سال عمرہ کے لئے آئیں نیز بعض شرائط کے ساتھ کافروں اور مسلمانوں میں جنگ بندی کا فیصلہ بھی ہوا۔

قرآن کریم اس واقعہ کو فتح مبین کے نام سے یاد کرتا ہے اور اس معاہدہ کو ایک عظیم الشان فتح کا پیش خیمہ بھی قرار دیتا ہے کیونکہ اس صلح کے عرصہ میں اسلام کا پیغام عرب اور عرب کے باہر رنگ لایا۔ پادری مارس سیل رقم طراز ہیں۔

" اسلام کی جنگی اور سیاسی فتوحات کی فہرست میں ایک ابتدائی اور شاید سب سے بڑی فتح کا ذکر اکثر نظر انداز ہو جاتا ہے۔ مسلمان اہل قلم اول تو اس کی اہمیت ہی نہیں سمجھتے اور اگر سمجھتے ہیں تو اس کی قدر و قیمت کچھ زیادہ نہیں لگاتے۔ یہ فتح مندی زور اور قوت کی نہیں ضبط اور احتیاط سے ہے۔ میری مراد مکہ کے سرحدی مقام حدیبیہ سے ہے جہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قریش کے درمیان قوت ارادی کی ٹکر تھی بالآخر مکہ والوں نے مصالحت کی شرطیں پیش کیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ شرائط منظور کر لیں۔ پیمبر کے سیرت نویس ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اسلام کی کوئی فتح اس صلح سے بڑھ کر اس سے قبل نہیں حاصل ہوئی تھی کیونکہ جنگ موقوف ہو گئی تھی اور لوگ گفتگو و مباحثہ میں مشغول ہو گئے تھے۔ پس جس میں کچھ بھی عقل کا حصہ تھا وہ اسلام قبول کر لیتا تھا۔ خود قرآن کریم نے جاہلیت کے استکبار و وحشت و درندگی کا تقابل اس صلح حدیبیہ کے سلسلہ میں صبر و سکینت و تقوی الٰہی سے کیا ہے ... ہم جس کی داد صلح حدیبیہ میں دیتے ہیں وہ فریقین کی مصالحت جوئی ہے (حالانکہ مصالحت جوئی کا اظہار پیغمبر برحق سے ہوا تھا نہ کہ فریقین سے ناقل) اور یہ تعلیم یسوع کا اگر معجزہ نہیں تو اور کیا ہے اور ایسے کردار سے بڑھ کر کون شہزادہ امن کے پیغمبرانہ لقب کا مستحق ہوا ہے۔ یسوع کا قول ہے کہ صلح کرانے والے فرزندان خدا ہیں۔" (رسالہ مسلم ورلڈ امریکہ اکتوبر ۱۸۹۶ء) (بحوالہ الفرقان مئی ۱۹۷۵ء)

فتح مکہ کے دن آنحضرتؐ نے مکہ میں داخل ہوتے وقت اپنے جرنیلوں کو بھی حکم دیا کہ کسی پر پہلے حملہ نہیں کرنا۔ آپؐ خود مکہ کی بالائی جانب سے شہر میں داخل ہوئے اور خالد بن ولیدؓ کو مکہ کی زیریں جانب سے داخلے کا ارشاد فرمایا جہاں عکرمہ بن ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اس مزاحمت میں مسلمانوں کے دو آدمی شہید ہوئے اور قریش کے جو آدمی مارے گئے ان کی تعداد دس سے چوبیس تک بیان کی جاتی ہے۔ اگر کفار کی طرف سے مزاحمت نہ ہوتی تو یہ خون بھی نہ بہتا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ صفحہ ۹۱ تا ۱۸)

ماہر علم النفس

جنگ بدر کے موقع پر جب کہ ابھی مسلمان لشکر کفار کے سامنے نہیں ہوئے تھے اور اکثر مسلمان اس بات سے بے خبر تھے کہ کفار کا ایک جرار لشکر مکہ سے نکل کر آرہا ہے اور صرف اس خیال سے گھر سے نکلے تھے کہ قافلہ سے سامنا ہو گا۔ اس وقت بعض صحابہؓ نے کفار مکہ کا ایک سپاہی جو انہیں ایک چشمہ پر مل گیا تھا آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے اس سے لشکر کفار کے متعلق بعض سوالات کئے اور پھر پوچھا کہ رؤسائے مکہ میں سے کون کون ساتھ ہے۔ اس نے کہا عتبہ، شیبہ، امیہ، نضر بن حارث، عقبہ، ابوجہل، ابوالبختری، حکیم بن حزام وغیرہ سب ساتھ ہیں۔ یہ لوگ قبیلہ قریش کے چونکہ روح رواں تھے اور نہایت بہادر اور جری سپہ سالار سمجھے جاتے تھے ان کے نام سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ مکہ کے سارے نامی لوگ مسلمانوں کے استقبال کے لئے نکل آئے ہیں بعض کمزور صحابہ کسی قدر گھبرائے آنحضرتؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو بے ساختہ فرمایا:

لو مکہ نے تو تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر رکھ دیئے ہیں۔ یعنی تم خوش ہو کہ خدا نے تمہارے لئے اتنا بڑا شکار جمع کر دیا ہے۔

صحابہؓ کے خیالات کی رو فوراً پلٹا کھا گئی کہ یہ تو گھبرانے کا موقع نہیں ہے بلکہ خدا نے اپنے ارادوں کے مطابق ان رؤساء کفار کو ہمارے ہاتھوں تباہ ہونے کے لئے یہاں جمع کر دیا ہے۔ اس طرح وہی خبر جو کمزور طبیعت مسلمانوں کے لئے پریشانی اور خوف کا باعث بن سکتی تھی۔ آنحضرتؐ کی ایک بے ساختہ نکلی ہوئی بات سے ان کے لئے خوشی اور تقویت کا باعث بن گئی۔ ادھر آپؐ نے مکہ کے سپاہی کے منہ سے یہ الفاظ سنے اور صحابہؓ کے چہروں پر نظر ڈال کر گھبراہٹ کے آثار دیکھے اور ادھر بے ساختہ طور پر آپؐ کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے جیسا کہ ایک تیر اپنی کمان کی چلہ سے نکل جاتا ہے اور اس بات کے نتیجہ میں مسلمانوں کے خیالات کی رو پلٹا کھا کر فوراً اپنا رخ بدل گئی۔

فتح مکہ کے موقع پر آنحضرتؐ کو ابوسفیان رئیس مکہ کی دلداری منظور تھی اور آپؐ نے اس کے ساتھ اس بارے میں بعض وعدے بھی فرمائے تھے۔ جب اسلامی لشکر نہایت درجہ شان و شوکت کے ساتھ اپنے پھریرے لہراتا ہوا مکہ کی طرف بڑھا اور ابوسفیان ایک اونچی جگہ بیٹھا ہوا اس تزک و احتشام کو دیکھ رہا تھا تو اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے حضرت سعد بن عبادہ رئیس انصار نے جو اپنے قبیلہ کے سردار اور علمبردار تھے ابوسفیان کو ستا کر کہا کہ آج مکہ والوں کی ذلت کا دن ہے۔ ابوسفیان کے دل میں یہ بات نشتر کی طرح لگی۔ اس نے فوراً آنحضرتؐ سے کہا آپؐ نے سنا یہ سعد نے کیا کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو مکہ کی عزت کا دن ہے۔ سعد سے سرداری کا جھنڈا لے کر اس کے بیٹے کے سپرد کر دیا جائے۔

(فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۹)

یہ ایک بے ساختگی کا کلام تھا۔ مگر اس میں علم النفس کی کتنی ابدی صداقتیں مخفی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ مکہ والوں کی ذلت کے فقرہ سے یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ گویا آنحضرتؐ مکہ میں داخل ہوں تو مکہ والوں کی یہ ذلت ہے۔ حالانکہ مکہ خواہ مفتوح ہو جب وہ آنحضرتؐ کے نیچے آرہا ہے تو اس کی عزت ہی عزت ہے اور پھر مکہ کا مقام ایسا ہے کہ اسے کسی صورت میں ذلت سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے سعد کے فقرہ سے اور اس فقرہ کے کہنے کے انداز سے مسلمانوں کے دلوں میں ابوسفیان کے متعلق تحقیر کے جذبات پیدا ہو سکتے تھے کہ سعد اپنے قبیلے کا سردار ہے۔ مگر آنحضرتؐ کا منشاء اس کی دلداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا تھا اس لئے آپؐ نے فوراً ابوسفیان کی شکایت پر سعد کو تنبیہ فرمائی اور مسلمانوں کے خیالات کو غلط راستے پر پڑنے سے روک لیا۔

تیسرے آپؐ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ سعد کے منہ سے یہ بات بے اختیار نکلی ہے اور جان بوجھ کر نہیں کی گئی اور پھر یہ سوچتے ہوئے حتی الوسع اس کی تحقیر بھی نہیں ہونی چاہیئے یہ حکم تو دیا کہ اس کے ہاتھ سے سرداری کا جھنڈا لے لیا جائے مگر ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ یہ جھنڈا اس سے لے کر اس کے بیٹے کے سپرد کر دیا جائے تا کہ سعد کی بھی دلداری رہے اور کسی دوسرے کو بھی اس پر طعن کا موقع نہ پیدا ہو۔

غور کرو کہ ان مختصر سے الفاظ میں جو بے ساختہ آپؐ کے منہ سے نکلے آپؐ کی نظر کہاں کہاں پہنچی۔ گویا ایک آن واحد میں آپ کے الفاظ میں کئی ذہنی دروازے جو نقصان دہ تھے بند کر دیئے اور کئی ذہنی دروازے جو نفع مند تھے کھول دیئے۔

مشیت ایزدی کے تحت ایک جنگ میں مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی اور کئی صحابہؓ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ بعد میں یہ لوگ شرم کی وجہ سے آنحضورؐ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آنحضورؐ نے جوان کو مسجد کے کونے میں منہ چھپائے تاریکی میں بیٹھے دیکھا تو پوچھا تم کون لوگ ہو۔ وہ شرم سے پانی پانی ہو رہے تھے۔ رو کر عرض کیا ہم بھگوڑے ہیں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے بے ساختہ فرمایا "نہیں نہیں تم بھگوڑے نہیں ہو تم تو دوبارہ حملہ کے لئے تیار بیٹھے ہو۔ (ترمذی ابواب الجہاد۔ باب الفرارین من الزحف)

اللہ اللہ کیا شان ہے۔ میدان جنگ سے بھاگے ہوئے سپاہی ندامت میں ڈوبے جا رہے ہیں اور عرض کر رہے ہیں کہ یا رسول اللہؐ ہم آپ کو کیا منہ دکھائیں ہم تو میدان میں پیٹھ دکھا چکے ہیں۔ آپؐ دیکھتے ہیں کہ ان کی ہمتیں گری جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں تم بھگوڑے کہاں ہو تم دوبارہ حملہ کرنے کے لئے پیچھے ہٹ آئے ہو اور ابھی میرے ساتھ ہو کر پھر جنگ کے لئے نکلو گے۔ اس ایک لفظ سے گرے ہوئے پست ہمت سپاہی کو اس کی پستی سے اٹھا کر کس بلندی پر پہنچا دیتے ہیں۔

صلح حدیبیہ کے دوران ایک بہت خطرناک موقعہ پیش آیا۔ آنحضرتؐ مکہ کے پاس عسفان میں خیمہ زن تھے۔ قریش کے مشہور جرنیل خالد بن ولید آس پاس کی پہاڑیوں میں دشمن کی فوج کا ایک دستہ لئے ہوئے موقعہ کی تاک میں تھے آخر قریش کی یہ رائے قرار پائی کہ مسلمان جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو عین اس وقت ان پر بے خبری میں حملہ کیا جائے۔ دشمن اپنی فوج کا پہرہ لئے آپ کے سامنے تھا۔ صحابہؓ دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ ایک حصہ نے آپؐ کے پیچھے آ کر نماز کی صفیں قائم کر لیں اور دوسرا حصہ دشمنوں کے مقابل کھڑا ہو گیا۔ پہلی جماعت فارغ ہو کر بتدریج دشمنوں کے مقابل آ گئی اور دوسری ترتیب کے ساتھ پیچھے ہٹ کر آپؐ کے ساتھ نماز میں جا ملی۔ یہ تمام تبدیلیاں مقتدیوں کی صفوں میں ہو رہی ہیں لیکن خود سپہ سالار خون آشام تلواروں کے سایہ میں تمام خطرات سے بے پرواہ عبادات الٰہی میں مصروف ہے اور اس کو ذرہ برابر جنبش نہیں ہوتی۔
(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب صلوۃ الخوف)

بدر کے دوران جب کہ دشمن کے مقابلہ میں آپؐ اپنے جاں نثار بہادروں کو لے کر کھڑے ہوئے تھے۔ تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے۔ کفار نے اپنا قدم جمانے کے لئے پختہ زمین پر ڈیرے لگائے تھے اور مسلمانوں کے لئے ریت کی جگہ چھوڑ دی تھی لیکن خدا نے بارش بھیج کر کفار کے خیمہ گاہ میں کیچڑ ہی کیچڑ کر دیا اور مسلمانوں کی جائے قیام مضبوط ہو گئی۔ اسی طرح اور بھی تائیدات سماوی ظاہر ہو رہی تھیں۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا آنحضرتؐ پر غالب تھا کہ سب وعدوں اور نشانات کے باوجود اس کے غنا کو دیکھ کر گھبراتے تھے اور بے تاب ہو کر اس کے حضور میں دعا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو فتح دے۔ آپؐ یہ دعا کر رہے تھے اور اس الحاح کی کیفیت میں آپؐ کی چادر بار بار کندھوں سے گر جاتی تھیں۔

اے میرے خدا اپنے وعدہ کو اپنی مدد کو پورا فرما۔ اے میرے اللہ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہو گئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ اس وقت آپؐ اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدہ میں گر جاتے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے اور آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر پڑتی تھی۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں مجھے لڑتے لڑتے آنحضرتؐ کا خیال آتا اور میں دوڑ کر آپؐ کے پاس پہنچ جاتا تو دیکھتا کہ آپؐ سجدہ میں ہیں اور آپؐ کی زبان پر یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم کے الفاظ جاری ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ جوش فدائیت میں آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور عرض کرتے یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپؐ گھبرائیں نہیں۔ اللہ ضرور اپنے وعدے پورے کرے گا مگر اس مقولہ کے مطابق کہ "ہر کہ عارف تر است ترساں تر"

برابر دعا و گریہ وزاری میں مصروف رہے۔ آپؐ کے دل میں خشیت الٰہی کا یہ گہرا احساس مضمر تھا کہیں خدا کے وعدوں میں کوئی ایسا پہلو مخفی نہ ہو جس کے عدم علم سے تقدیر بدل جائے۔ (بخاری کتاب الجہاد۔ باب فی درع صلی اللہ علیہ وسلم)

جس جگہ پر خدا کا عذاب آ چکا ہو آپؐ سفر کے دوران وہاں ہرگز نہ ٹھہرتے تھے۔ آپؐ خدا کی اس قدر خشیت رکھتے تھے اور اس کا تقویٰ آپؐ کے دل پر ایسا قوی تھا کہ نہ صرف آپؐ ایسے افعال سے محفوظ تھے جن سے خدا کی ناراضگی کا خوف ہو اور نہ صرف لوگوں کو ایسے افعال میں مبتلا ہونے سے روکتے تھے بلکہ آپؐ ان مقامات میں ٹھہرنا بھی پسند نہ کرتے تھے جس جگہ کسی قوم پر خدا کا عذاب آ چکا ہو اور ان واقعات کو یاد کر کے، ان افعال کو آنکھوں کے سامنے لا کر جن کی وجہ سے وہ عذاب نازل ہوئے آپؐ اس قدر غضب الٰہی سے خوف کرتے کہ اس جگہ کا پانی تک استعمال کرنا آپؐ مکروہ جانتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

آنحضرتؐ غزوہ تبوک کے موقع پر مقام حجر پر اترے۔ یہ وہ مقام تھا جہاں قوم ثمود غضب الٰہی کا شکار ہوئی تھی۔ آپؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس علاقہ کے کنوئیں سے پانی نہ پئیں اور نہ پانی بھریں۔ یہ حکم سن کر صحابہ نے جواب دیا کہ ہم نے اس پانی سے آٹا گوندھ لیا ہے اور پانی بھر لیا ہے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس آٹے کو پھینک دو اور پانی کو بہا دو۔ (بخاری کتاب الانبیاء۔ باب الی ثمود اخاھم صالحاً)

الغرض ہر میدان جنگ نے آپؐ کے اخلاق کے بعض نئے پہلوؤں کو اجاگر ہوتے ہوئے دیکھا۔ بدر کا میدان گواہ ہے کہ حضورؐ نے توکل اور متضرعانہ دعا کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ احد کا پہاڑ جان دوستی اور صبر و ثبات اور خدا کے نام کے لئے غیرت کی گواہی دے رہا ہے۔ مدینہ کی خندق مسلسل بھوک کی برداشت، بے پناہ محنت، جانفشانی، استقامت اور شانہ بشانہ شرکت عمل کا نشان ہے۔ حدیبیہ طاقت و قوت کے باوجود امن و صلح و آشتی سے پیار کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ فتح مکہ حسن انتظام اور جامع منصوبہ بندی اور عفو و رحمت عام کا نظارہ دکھلا رہی ہے۔ حنین کی وادی شجاعت و اقدام کا مافوق البشر مظاہرہ پیش کرتی ہے۔ غرض مکہ اور مدینہ، طائف اور تبوک، خیبر اور حدیبیہ، عرب کے صحرا اور نخلستان، وادیاں اور ٹیلے، گھاٹیاں اور قلعے آپؐ کے اعلیٰ ترین اخلاق کے گواہ ہیں اور بعد کی انسانی نسلوں کو بھی اسی اسوہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دے رہے ہیں کوئی ہے جو اس راہ پر چلے۔

کسی بساط کے مہرے لٹ بھی سکتے ہیں
کسی کے ہاتھ سے شاہی نکل بھی سکتی ہے

وہ جس سے کھیل رہا ہے کوئی بتائے اُسے
یہ آگ ہے کبھی اُس کو نگل بھی سکتی ہے

وہ ذات جس نے عطا کی ہیں طاقتیں سب کو
ہر غرور کو اک دن کچل بھی سکتی ہے

کسی کی نظر کرم سے کسی کی چشمک سے
دلِ نزار کی حالت سنبھل بھی سکتی ہے

نکل کے دیکھ ذرا خواہشوں کے چنگل سے
تصورات کی دنیا بدل بھی سکتی ہے

جو دُکھ کے چھائے ہیں بادل تو غم نہ کر اختر
یہ آفتوں کی گھڑی ہے تو ٹل بھی سکتی ہے

محمد سلیم اختر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نون سین

روسی کامن ویلتھ اور برطانیہ کی تشویش

برطانیہ کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ سوویت یونین کی نئی ریاستوں کی کامن ویلتھ بن جانے پر انہیں خاصی پریشانی ہے۔ وہ اس سلسلے میں فرانس کے صدر فرینک متراں سے گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں جسطرح سوویت یونین اندر سے ٹوٹ پھوٹ رہا ہے۔ وہ ہم سب کیلئے باعث تشویش ہے۔ امریکہ سے بھی اس سلسلے میں ہماری گفتگو جاری رہتی ہے جہاں تک برطانیہ اور فرانس کا تعلق ہے۔ یہ دونوں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے مستقل ممبر ہیں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا اس بات کا کوئی امکان ہے کہ وہاں بڑے زور و شور سے ٹوٹ پھوٹ شروع ہو جائے۔ جسمیں تشدد بھی شامل ہو تو انہوں نے کہا یقیناً اس بات کا امکان موجود ہے۔

اب تک یوروپین کمیونٹی نے یوکرائن کی آزادی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہوا ہے۔ باوجود اسکے کہ یوکرائن نے آزادی کا اعلان ایک بہت بڑے وسیع پیمانے پر ریفرینڈم کرانے کے بعد کیا ہے۔ اس سے پہلے یوروپین کمیونٹی نے بھی اپنی تشویش کا اظہار کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ کمیونسٹ سپر پاور کے اس طرح ٹوٹنے پھوٹنے سے خاصا نقصان ہو سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ یوکرائن کے پاس بہت سا جوہری اسلحہ ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ سوویت یونین میں انسانی حقوق کی وہ پاسداری نہیں کی جاتی جو ہونی چاہیئے۔ اور اسکے علاوہ سوویت یونین پر جو قرضے ہیں جو در حقیقت مختلف ریاستوں کے ذمے ہیں کیا وہ قرضے ادا ہو سکیں گے یا نہیں۔ یعنی یہ نئی ریاستیں جو اپنے آپ کو ایک کامن ویلتھ بنا رہی ہیں کیا اب ان قرضوں کی ذمہ داری قبول کریں گی یا نہیں اس وقت یوروپین کمیونٹی کے سامنے ایسے معاہدے بھی ہیں جو سوویت یونین کو مدد دینے کیلئے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ مدد دے دی جائے اور سوویت یونین ٹوٹ پھوٹ جائے تو اس مدد کو کسطرح استعمال کیا جائے اور اس کا کیا فائدہ ہو گا اور اسکی واپسی کا ذمہ کون اٹھائے گا۔ ان معاہدوں میں ایک معاہدہ دو کروڑ ڈالر کا ہے اور ایک ۱۶۶ ارب ڈالر کا۔ پہلی رقم ٹیکنیکل مدد کے طور پر ہے اور دوسری رقم خوراک کیلئے۔

امن کانفرنس

امریکہ میں مشرق وسطی امن کانفرنس دوبارہ شروع تو ہو گئی ہے لیکن یاسر عرفات جو تنظیم آزادئ فلسطین کے چیئرمین ہیں نے کہا ہے کہ۔ امریکہ مشرق وسطی کیلئے بددیانت ثابت ہو رہا ہے جو کوششیں امریکہ کیطرف سے مشرق وسطی میں امن کے لئے کی جا رہی ہیں ان پر کوئی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ واشنگٹن میں ہونے والی امن کانفرنس ایک ایسی جنگ کا آغاز ہے جسمیں ایسے دشمن کے ساتھ واسطہ پڑے گا۔ جس کے دل میں رحم کی کوئی رمق باقی نہیں ہے اور جو کچھ لے کچھ دے والی بات کا قطعاً قائل نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ حقیقی طور پر ہماری نمائندگی صرف تنظیم آزادئ فلسطین ہی کے نمائندے کر سکتے ہیں۔ اسوقت مقبوضہ فلسطین میں رہائش رکھنے والے فلسطینی اور اردن کے کچھ افراد مل کر فلسطین کی نمائندگی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ جہاں تک تنظیم آزادئ فلسطین کے افراد کا تعلق ہے انہیں اسمیں حصہ لینے کی بھی اجازت نہیں ہے اور کارروائی کو دیکھنے کے لئے انہیں امریکہ کے ویزے بھی نہیں دیئے گئے۔

یاسر عرفات نے یہ ساری باتیں اس وقت کہیں جب اسلامی چوٹی کانفرنس ڈاکار بند کمرے میں منعقد ہو رہی تھی۔ انہوں نے مزید اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہمیں معلوم ہے کہ واشنگٹن میں اسرائیل کے حمایتی اور دوست موجود ہیں۔ اور وہ ان کا بگڑا ہوا بچہ سمجھا جاتا ہے۔ اور چونکہ امریکہ اس معاملے میں دیانت داری سے کام نہیں لے رہا اسلئے ہماری مشکلات میں اضافے کا امکان ہے۔

برما کی خاتون کو نوبل انعام

اس دفعہ امن کا نوبل پرائز برما کی ایک خاتون کو دیا گیا ہے۔ جو برما کے حزب اختلاف کی لیڈر ہیں۔ ان کا نام اونگ سین سو کئی ہے (AUNG SAN SUUK YI) ہے۔ لیکن وہ حکومت کی حراست میں ہیں۔ اور اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ وہ خود جا کر یہ انعام حاصل کر سکیں۔ ان سے پہلے جن لوگوں نے انعام حاصل کیا ہوا ہے۔ انہوں نے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے کہا ہے کہ انہیں دل برداشتہ اس لئے نہیں ہونا چاہیئے کہ پہلے جن لوگوں کو انعام ملا تھا اور جن کی مخالفت بعض حکومتوں نے کی تھی۔ ان حکومتوں کو زیادہ دیر قائم رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ایک میٹنگ جسمیں سابق ۱۷ انعام لینے والے موجود تھے میں یہ بات موثر رنگ میں پیش کی گئی کہ اس خاتون کو نوبل پرائز کا ملنا ان کی اخلاقی جرأت میں اضافہ کرے گا۔ اور ان کے حامی بھی ان سے زیادہ محبت کے ساتھ منسلک ہو سکیں گے۔ اگرچہ اس بات کا بھی بہت امکان ہے۔ کہ ان پر بہت زیادہ نفسیاتی بوجھ پڑ جائے گا۔ یہ خاتون ایک برطانوی شخص سے شادی شدہ ہیں۔ جس کا نام مائیکل آرس ہے اور ان کے دو بچے ہیں جو انیس بیس سال کے ہیں۔ یہ دو بچے انعام حاصل کرنے کیلئے اوسلو جائیں گے۔

کاسٹاریکا کے صدر آسکر آریاس جنہیں یہ انعام ۱۹۸۷ء میں ملا تھا نے اس موقعہ پر کہا کہ نوبل انعام ملنے سے خاصی اخلاقی قوت مضبوط ہو جاتی ہے اور سو کئی کیساتھ بھی ایسا ہی ہو گا۔ مسٹر آسکر آریاس کو یہ انعام ان کی وسطی امریکہ میں امن کی کوششوں کے سلسلے میں ملا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس انعام کے ملنے سے میری اخلاقی حمایت بھی خاصی بڑھ گئی تھی۔

ایران اور ڈاکار کانفرنس

ایران نے چھٹی اسلامک چوٹی کانفرنس میں حصہ لے کر ایک نیا باب کھول دیا ہے اس سے پہلے جب ۱۹۸۱ء میں سعودی عرب میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی تو ایران نے اس کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ اور اسکے بعد سے لے کر اب تک ایران نے بائیکاٹ جاری رکھا اور اب اس چھٹی کانفرنس پر نہ صرف اس بائیکاٹ کو توڑا گیا بلکہ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے خود اس میں حصہ لیکر اسلامی دنیا کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر بنا لیا ہے۔ وہ ایران کے پہلے صدر ہیں جو ایسی کسی کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں یعنی اسلامی انقلاب ۱۹۷۹ء کے بعد سے اب تک۔ اور یہی وجہ ہے کہ ڈاکار میں ان کی موجودگی کو خاصی اہمیت دی گئی۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے کئی خلیجی عرب رہنما شرکت نہیں کر سکے۔ کہتے ہیں کہ علی اکبر رفسنجانی اس موقعہ پر لوگوں کی آنکھ کا تارا تھے۔ ان کے ساتھ ان کے وزیر اطلاعات اور انقلابی گارڈ کے سربراہ محسن رضائی بھی موجود تھے۔ جہاں تک پورے قافلہ کا تعلق ہے ایران کا قافلہ (یعنی اس چوٹی کانفرنس کیلئے) دیگر تمام ممالک سے بڑا تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ ۲۰۰ سرکاری افسر، ماہرین حفاظتی اقدامات کے ذمہ دار اور صحافی لوگ موجود تھے اور ایک ہفتے میں ان کا جہاز تیسرا جہاز تھا جو ان لوگوں کو لے کر ڈاکار پہنچا۔

وزیر اعظم چین کا دورہ بھارت

گذشتہ دنوں چین کے وزیراعظم لی پنگ نے ہندوستان کا پانچ روزہ دورہ مکمل کر لیا۔ اس دوران ہندوستان کے وزیراعظم نرسیماراؤ کے ساتھ ان کی جو گفت و شنید ہوئی اسکے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ خاصی ثمر آور ثابت ہو گی۔ دونوں وزرائے اعظم نے متعدد ایسے مسائل کے متعلق گفت و شنید کی جن کا دونوں ملکوں کو سامنا ہے مسٹر لی نے مزید کہا کہ ۱۹۸۸ء میں اسوقت کے ہندوستانی وزیر اعظم راجیو گاندھی کے چین کے دورے سے جو فوائد حاصل ہوئے تھے۔ اب یہ دورہ ان فوائد کو مزید آگے بڑھائے گا اور دونوں ملکوں کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ بہتر ہو جائیں گے۔ اور دونوں مل جل کر آگے بڑھتے رہیں گے۔ مسٹر نرسیماراؤ نے ان کی اس بات سے اتفاق کیا اور کہا کہ واقعی ہماری گفت و شنید خاصی تسلی بخش ثابت ہوئی ہے۔ ہمارا آپس کا تعاون پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ہندوستان اور چین جو ایشیا کے دو سب سے بڑے ملک ہیں ان کا آپس میں اتحاد دنیا بھر کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ مسٹر نرسیماراؤ نے یہ بھی کہا کہ ان کا ملک نہایت سنجیدگی سے ساتھ چین کیساتھ مل کر آگے بڑھنا چاہتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آخری دن کی گفت و شنید میں مسٹر لی پنگ نے خاص طور پر اس خواہش کا اظہار کیا کہ تعاون اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں بھی بڑھنا چاہیئے۔ اسوقت دونوں ملکوں کی آپس کی تجارت کچھ بہت زیادہ تسلی بخش نہیں ہے۔ اور اسے خاصی حد تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی زیادہ مفید ہو گی کہ دونوں ملکوں کے تاجر حضرات ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کریں ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں اور معلوم کریں کہ ایک دوسرے کے ملک کو کن چیزوں کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ جو فراہم کی جا سکتی ہیں۔ مسٹر راؤ نے بھی اس بات پر اتفاق کیا کہ تجارت کے شعبے میں خاصا خلا ہے اور اسے پر کرنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

طرح بغیر کوشش کے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے تو بڑی بڑی قربانیاں اور محنتیں کرنی پڑتی ہیں۔ تب انسان کامیاب ہوتا ہے" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد چوہدری (لندن)

یوروپ میں گداگری کا سب سے بڑا اڈہ — لندن

آپ کو یقین نہیں آئے گا مگر یہ بات صد فی صد سچی ہے۔ کہ لندن کے باشندے اب گداگروں سے تنگ آ چکے ہیں "گداگری" ایک اہم مسئلہ بن گئی ہے اس لئے بھی کہ — مغربی دنیا کے اس بارونق شہر میں گداگر دھونس اور طاقت کے بل پر لوگوں سے پیسے بٹورتے ہیں اور ایسے گداگروں کے گروہ عوام الناس اور پولیس کیلئے دردِ سر بنے ہوئے ہیں۔

۱۸۲۴ء کے قانون "انسداد گداگری" کے تحت پولیس گداگروں کو گرفتار کرنے کی مجاز تو ہے لیکن چونکہ سزا معمولی ہے۔ معمولی جرمانہ یا کچھ دیر کے لئے جیل یاترا۔ اس لئے وہ فوراً ہی اپنے ٹھکانوں پر پہنچ کر سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔ — وہ زمانہ لد گیا۔ جب گلی کوچوں میں — "جو دے اس کا بھی بھلا جو نہ دے اس کا بھی بھلا" کی دعا نما صدائیں سننے میں آیا کرتی تھیں دینے والے بھی انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت مانگنے والوں پر رحم کھاتے ہوئے اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی کا کچھ حصہ اس قسم کی خیرات کے لئے علیحدہ رکھ چھوڑتے تھے۔ جب کسی نے آ کر صدا لگائی اس میں سے کچھ نکال کر مانگنے والے کے کشکول میں ڈال دیا۔ اور لینے والا من کی مراد پا کر دعائیں دیتا ہوا آگے نکل جاتا تھا —

ایسا ممکن ہے مشرق میں اب بھی اسی "مسکینی" پر عمل ہو رہا ہو۔ لیکن مغرب جس طرح دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں مشرق سے آگے ہے فن گداگری میں بھی اس نے کئی نئی راہیں پیدا کی ہیں۔ لندنی گداگروں کی دو قسمیں ہیں:۔

اوّل :— وہ منچلے نوجوان جو گا بجا کر بھیک مانگتے ہیں آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ ٹیوب سٹیشنوں کی حدود کے اندر اور باہر کوئی نوجوان ہارمونیم بجا رہا ہے یا ستار کے تاروں سے کھیل رہا ہے۔ اس کے سامنے ایک کپڑا سا بچھا ہوا ہے۔ آتے جاتے لوگ اس پر حسب توفیق سکے پھینکتے جاتے ہیں۔ گداگروں کا یہ گروہ بے ضرر بھی ہے اور ویسے بھی بظاہر اپنے گانے سے مسافروں کا دل خوش کر کے ان سے کچھ حاصل کرتا ہے مگر:

دوم :— حال ہی میں گداگروں کی ایک دوسری قسم سامنے آئی ہے جو دھونس اور طاقت سے لوگوں سے پیسے وصول کرتی ہے۔ اس گروہ کے رکن بھی اکثر ریلوے سٹیشنوں، پارکوں، سینماؤں یا تھیٹروں کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں — اکثر شراب کے نشے میں دھت ہوتے ہیں۔ مسافر کو اکیلا دیکھ کر گھیر لیتے ہیں اور اسے نقدی دینے پر مجبور کرتے ہیں۔ اگر وہ انکار پر اصرار کرے تو اسے مکّا رسید کرتے بلکہ چھرا گھونپنے میں بھی تامّل نہیں کرتے۔

اس گروہ گداگروں سے عوام تو پریشان تھے ہی مگر پولیس بھی کافی زچ ہے کیونکہ تشدّد کی ایسی وارداتوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

چند واقعات

پچھلے دنوں لندن کی ایک عدالت نے ایک ہٹے کٹے گداگر (ایڈمنڈ ویلیمز نامی) کو چار سال قید کی سزا سنائی اس نے شہر کے ایک ۲۷ سالہ بیوپاری مائیکل کو حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا تھا۔ واقعات کے مطابق مائیکل ایک ریسٹوران سے کھانا کھا کر گھر جا رہا تھا کہ راستے میں ایڈمنڈ اور اس کے ساتھیوں نے اس کا راستہ روک کر اس سے بھیک دینے کا تقاضا کیا واضح رہے یہ واقعہ دن دیہاڑے شہر کے پر رونق علاقے ویسٹ اینڈ میں پیش آیا۔ مائیکل نے رقم دینے سے انکار کیا تو انہوں نے گالیاں دینی شروع کیں اور پھر تمام اس پر پل پڑے اور مکّوں اور ٹھڈوں سے اس کی مرمّت کرنی شروع کر دی۔ مائیکل زور آور نوجوان تھا اور کسی زمانہ میں جوڈو کا کھلاڑی رہ چکا تھا۔ اس نے جوابی کارروائی کی تو سب فقیر بھاگ نکلے۔ مائیکل نے ایڈمنڈ کو پکڑ لیا۔ اور جلد ہی اُسے زمین پر پٹخ دیا اور کہا:

"دیکھو میں تم سے الجھنا نہیں چاہتا۔ اٹھو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ ورنہ ایسی ٹھکائی کروں گا کہ تمام عمر یاد کرو گے"۔

اور یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ لیکن ابھی چند ہی قدم گیا تھا کہ اسے شیشہ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور اگلے ہی لمحہ ایڈمنڈ ٹوٹی ہوئی بوتل کے ساتھ "مائیکل" پر حملہ آور ہوا۔ اور اسے لہولہان کر دیا۔

جب پولیس نے اسے پکڑا تو معلوم ہوا کہ ایڈمنڈ ویلیمز تو گداگروں کا بادشاہ ہے۔ وہ خود تو کبھی کبھار ہی مانگنے کے لئے نکلتا ہے مگر شہر کے مختلف حصوں میں اس نے اپنے شاگردوں کا جال بچھا رکھا ہے۔ اس کے گروہ میں کتنے ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو بڑے منظم طریق سے مانگتے ہیں۔

اس گروہ کا شکار زیادہ تر سیاح اور اجنبی لوگ ہوتے ہیں۔ بھکاریوں کا گروہ ان پر اس انداز سے حملہ آور ہوتا ہے کہ انہیں جان چھڑانے کے لئے کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔

اوسط آمدنی

ایک عام اندازہ کے مطابق لندن کا ایک بھکاری اوسطاً ۳۰ پونڈ روزانہ کماتا ہے گو بعض دنوں میں ان کی کمائی ۱۰۰ پونڈ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ پولیس کے مطابق گداگروں کے یہ گروہ چوری چکاری دھوکہ دہی اور دیگر مجرمانہ وارداتیں بھی کرتے ہیں۔

گذشتہ جون میں لندن کے اخبار "ڈیلی میل" نے گداگروں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے اپنے اداریہ کالموں میں لکھا کہ

"یہ ہٹے کٹے افراد معاشرہ میں ناسور کی طرح پھیل رہے ہیں اور ان کے غول کے غول ریلوے سٹیشنوں۔ پارکوں۔ بڑے بڑے ریسٹوران اور نائٹ کلبوں کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں۔ پولیس عام طور پر ان کی کارروائیوں کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ مگر جب کوئی زخمی ہو جائے تو اسے کوئی نہ کوئی احتسابی اقدام کرنا ہی پڑتا ہے۔ گداگری دراصل ان دنوں ایک تجارت بن چکی ہے۔ ظاہر ہے اگر تن آسانی سے معقول آمدن ہو جائے تو محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔

اس اخبار کے مطابق لندن یورپ میں گداگری کا سب سے بڑا اڈہ بنتا جا رہا ہے لیکن بدقسمتی کہ حکومت نے ابھی تک سنجیدگی سے اس مسئلہ پر توجہ نہیں دی۔

ایک جائزہ کے مطابق اس گداگری نے لندن میں سیاحوں کی آمد کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔ لوگ شام کو ریستورانوں اور کلبوں وغیرہ میں اکیلے نکلتے ہوئے گھبراتے ہیں اگر اس مسئلہ کا حل جلد نہ کیا گیا تو لندن سیاحت کی وجہ سے حاصل ہونے والے زرِ مبادلہ سے محروم ہو جائے گا اور لوگ بے خوف و خطر سیر و سیاحت کے لئے کسی اور شہر کا رخ کرنے لگیں گے۔

پچھلے دنوں "ویسٹ اینڈ" کے علاقہ میں ایک اور واقعہ رونما ہوا جسے اخبارات میں خوب شہرت بھی حاصل ہوئی۔ ایک جاپانی جوڑا تھیٹر سے تماشہ دیکھ کر نکلا اور بارش سے بچنے کے لئے ریسٹوران کے باہر کھڑا تھا کہ اچانک چند گداگر وارد ہوئے جن میں سے ایک نے شراب کی خالی بوتل عورت کے منہ کے آگے کرتے ہوئے اشارہ کیا کہ اسے شراب خریدنے کے لئے پیسوں کی ضرورت ہے۔ انکار پر دوسرے نے اس کے خاوند کو برا بھلا کہنا شروع اور مارنے کی دھمکیاں دیں۔ جاپانی اس سلوک پر بہت گھبرایا۔

اتفاق سے ایک ٹیکسی ادھر آنکلی اور دونوں نے بھاگ کر اس میں بیٹھ کر جان بچائی۔

ایک اور واقعہ "میری لون" کے علاقہ میں ہوا۔ اس علاقے میں "ولیم موران" نامی ایک گداگر بھیک مانگتا ہے۔ ایک دن صبح صبح اس نے ایک مسافر کو گھیرا اور پیسے مانگے۔ اس کے انکار پر اس نے دھمکی دی کہ وہ اسے جان سے مار دے گا۔ پولیس نے اُسے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ جہاں اُس نے اپنی دھمکی کا اعتراف کر لیا اور عدالت نے اسے زبردست تنبیہہ کے بعد رہا کر دیا — قابل ذکر بات یہ ہے کہ ولیم موران کو حکومت کی طرف سے ۲۷ پونڈ فی ہفتہ معذور الاؤنس بھی ملتا ہے اس کے باوجود بھیک مانگتا ہے۔ نیز یہ انکشاف ہوا ہے کہ جنوبی لندن میں اس کا اپنا گھر بھی ہے۔

پولیس مین کے بھی

پچھلے چند مہینوں میں بھکاریوں کے ہاتھوں ایک شخص کی موت بھی واقع ہو چکی ہے۔ جسے "ایس کے لیٹر" سے نیچے گرا دیا گیا تھا۔

ایک اور شخص کو بھیک نہ دینے کے جرم میں چھرا گھونپ دیا گیا اور ایک عورت بھکاری عورتوں کے ہاتھوں پٹ گئی۔

اسی طرح وکٹوریہ سٹیشن پر ایک بھکاری نے گھونسہ مار کر ایک خاتون کو نیچے گرا دیا تھا۔ جس پر اسے عدالت سے دو ماہ سزا ہوئی۔ اسی طرح لندن کی ایک کلرک مس بلیسٹن اپنی سہیلیوں کے ہمراہ وکٹوریہ سٹیشن پر کھڑی تھی کہ ایک بھکاری نے آکر پیسے مانگے اور انکار پر گھونسہ دے مارا۔ ایک پولیس مین نے جو سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ دوڑ کر لڑکی کو بچایا مگر دیدہ دلیر بھکاری نے ایک گھونسہ اس پولیس مین کو بھی رسید کر دیا۔ یہ بھکاری دو دن پہلے ہی ضمانت پر رہا ہوا تھا۔

اور اب آخر میں اسی سلسلہ میں ایک

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ــــ اور ــــ سائنس

ڈان ۷؍ دسمبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں کامل صدیقی صاحب (کراچی) کا ایک خط شائع ہوا ہے جسکا عنوان ہے "مسلم ٹیلنٹ اور سائنس" اس خط میں صدیقی صاحب نے اخبار کے ۷؍ نومبر کے شمارے میں درج اداریئے کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ مسلمان ممالک کے بہترین سائنس اور ٹیکنالوجی حاصل کر سکنے والے لوگ اپنے اپنے ملک سے باہر چلے جاتے ہیں۔ بارہ سال تک اپنے ملک میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان میں سے جو سب سے زیادہ حصول علم کے اہل ہوتے ہیں وہ دیگر ممالک کی یونیورسٹیوں یا کالجوں میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ اور اپنے ملک کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم طالب علم اپنے ملک کی خدمت کے لئے واپس آتے ہیں۔ اسکی یہ وجہ نہیں کہ وہ محب وطن نہیں ہیں یا ناشکر گزار ہیں۔ بلکہ اسکی یہ وجہ ہے کہ ان ممالک کا رویہ غیر سائنسی ہے اور یہاں اپنی شناخت کے مواقع موجود نہیں ہیں۔ مسٹر صدیقی کہتے ہیں کہ میں ایک مقامی سکول کے کیمبرج سیکشن میں تدریس کا کام کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنے علمی تجربے کے گذشتہ تین سال میں یہ محسوس کیا ہے کہ ہمارے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکنے والے لوگ ملک سے باہر چلے جاتے ہیں۔

میں نے اپنے بعض ذہین طلباء سے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ وہ طالب علم ہیں جو عنقریب اپنی مادر وطن کو خیر باد کہہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ واپس آکر اپنے ملک کی خدمت کریں۔ بشرطیکہ انہیں یہاں سائنسی ماحول میسر آئے۔

صدیقی صاحب پوچھتے ہیں کہ یہاں سائنسی ماحول کس طرح میسر آسکتا ہے۔ اور اس سے بھی پہلے یہ سوال ہے کہ سائنسی ماحول ہے کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں سائنسی ماحول ایک ایسی کیفیت کا نام ہے۔ جہاں سائنس کی کارکردگی کے لئے کوئی نظام موجود ہو۔ اور جہاں عوام الناس اور حکومت اس بات پر مائل ہوں کہ اس کارکردگی کے لئے کچھ خرچ کیا جانا چاہیئے۔ سب سے بڑی رکاوٹ سائنسی ماحول کے پیدا کرنے میں یہ ہے کہ یہاں اس کے لئے زیادہ میلان نہیں پایا جاتا۔ اس میلان کے نہ ہونے کی کیا وجہ ہے۔ جواب یہ ہے کہ اسکی وجہ عدم علم ہے۔ اس سلسلے میں صدیقی صاحب کہتے ہیں۔ کہ میں اپنی (OBSERVATION) کو آپ کے قارئین تک پہنچانا چاہوں گا۔ عمومی طور پر آپ کے قارئین تک اور خصوصی طور پر دانشوروں تک پہنچانا چاہوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن ڈاکٹر عبدالسلام کا نام لیا تو میرے طالب علم حیران ہو کر کہنے لگے کہ سر! کیا آپ اس شخص کی بات کرتے ہیں جو کہوٹہ میں کام کرتے ہیں۔ میں نے اس بات کی وضاحت کی کہ وہ پاکستان کا واحد نوبل انعام یافتہ شخص ہے۔ جب وہ پہلے ہی اس بات سے ناواقف ہیں کہ یہ عظیم سائنس دان کون ہے۔ تو انہیں ان کی اعلیٰ درجے کی کارکردگی کے متعلق کیسے علم ہو سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عبدالسلام کو ہمارے قومی فخر کی ایک علامت ہونا چاہیئے تھا۔ اور یہ نام ہمارے طلباء کے سائنس میں ایک جذبہ پیدا کرنے کا موجب بنتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے فزکس کے اساتذہ سے پوچھا جائے کہ ڈاکٹر سلام کو ان کی کس سائنسی کارکردگی پر ۱۹۷۹ء میں نوبل انعام دیا گیا تھا تو شاید دس فی صدی اس کا جواب دے سکیں۔ ان سے پوچھئے کہ الیکٹروویک تھیوری کیا ہے۔ تو ہمارے یونیورسٹی کے اساتذہ بھی بہت کم ایسے ہوں گے جو اس کے متعلق جانتے ہوں۔ ہاں یہ درست ہے کہ ہمارے سکول میں تھوڑی سی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے باعث اب بچے سائنسی علوم میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جو ڈاکٹر سلام کی الیکٹروویک تھیوری کے متعلق بات کر سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اپنی نصابی کتابوں کے علاوہ پارٹیکل فزکس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور ایسے طلباء بھی ہیں جو یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ نیوٹن کی فزکس کہاں ناکام ہوئی ان میں سے ایک نے تو ڈاکٹر سلام سے رابطہ پیدا کیا ہے اور ان سے تحفے کے طور پر ایک کتاب "آڈیل اینڈ ریئیلیٹی" جو انہی کی تصنیف ہے۔ حاصل کی ہے۔ ہمارے معصوم طالب علم اور نام نہاد دانشور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی اصل کارکردگی سے بھی ناواقف ہیں۔ اکثر کو یہ بھی علم نہیں کہ یورینیم کی افزودگی کیا ہے۔ الٹراسنٹری فیوج ٹیکنالوجی کی تو بات ہی کیا ہے۔ ان لوگوں کو شاید صرف اتنا ہی پتہ ہے کہ شائد اے کیو خان نے نیوکلیئر بم بنا لیا ہے۔ ہماری خلائی ریسرچ کے ایک افسر نے جبکہ وہ جوہری توانائی کے متعلق بات کر رہے تھے۔ یہ جواب دیا تھا جب ان سے پوچھا گیا کہ ری پروسیسنگ پلانٹ اور یورینیم افزودگی میں کیا فرق ہے تو انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ جواب دیا کہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ ان کا سائنسی علم ــ مجھے آپ پر ترس آرہا ہے۔ آئیے ہم سارا الزام اس بے توجہگی کا حکومت پر نہ ڈال دیں۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم میں سے ہر شخص سائنسی فروغ کے لئے اپنے ملک میں کیا کچھ کر سکتا ہے۔ آج پاکستان پس ماندہ ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں یہی حال ہے۔ لیکن جو ممالک آج ترقی یافتہ ہیں۔ کبھی ان کی بھی یہی حالت تھی۔ امریکہ کو ہی لے لیجئے۔ یہ بھی ایک وقت میں غیر مستحکم اور غیر متمدن تھا۔ یہ ایک سو سال پہلے کی بات ہے۔ امریکیوں نے جو ایسی قابل رشک ترقی کی ہے اس کا زیادہ تر کریڈٹ ان لوگوں کو جاتا ہے جو تجارت کرتے تھے اور جنہیں محب وطن ہونے کی وجہ سے ملک کی خدمت کا بھی شوق تھا وہ انسانیت کی خدمت کے لئے آگے آئے ان میں اینڈریو کارنیگی اور جان ڈی راک فلر ہیں۔ ۱۹۰۱ء میں کارنیگی نے سب سے پہلے ۳۵۰ ملین ڈالر دئے۔ انہوں نے کہا میں نے ایک غریب انسان کی طرح زندگی شروع کی تھی۔ اور میں اپنی زندگی کا آخری وقت بھی اسی طرح گذارنا چاہوں گا۔ آج بہت سی لائبریریاں اور یادگاریں ان کی یادگار کے طور پر موجود ہیں۔ یہ انکی سخاوت تھی۔ جو ان کے روپے سے فاؤنڈیشن تیار کی گئیں۔ وہ اب بھی تعلیم، عالمی امن اور طبی تحقیقات کا کام کر رہی ہے۔ کارنیگی کی طرح راک فلر نے بھی اسکے بعد لاکھوں ڈالر دئے اور جو فاؤنڈیشن انہوں نے قائم کی وہ آج تحقیق کے کام میں بڑی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جنہوں نے امریکہ کو ترقی دی۔ کیا ہمارے کاروباری بڑے لوگ آگے نہیں آسکتے۔ اور امریکہ کے ان کاروباری لوگوں کی طرح اپنا روپیہ ایسے کاموں پر صرف نہیں کر سکتے جو سائنس کے فروغ کے لئے ہو۔ اگر وہ ایسا کریں اور اس ذمہ داری کو نبھائیں تو مجھے یقین ہے کہ ہمارے سائنس کی تعلیم حاصل کرنے والے اور اس سلسلے میں خاصی اونچی دماغی اہلیت کے مالک پاکستان واپس آنا شروع ہو جائیں گے۔ اور ہماری بہبود کا باعث بنیں گے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

دلچسپ واقعہ بھی سن لیجئے ــ ڈکٹر نامی ایک نوجوان صبح کے وقت تیز تیز قدموں سے کام پر جا رہا تھا کہ راستے میں ایک بھکاری سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ ڈکٹر نے اسے جھڑک کر کہا۔ "تم ہٹے کٹے ہو کوئی کام کیوں نہیں کرتے" اور آگے بڑھ گیا۔ مگر ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ پولیس نے جا پکڑا اور وین میں بٹھا کر تھانے لے گئی۔ جہاں "دھمکی آمیز رویہ" اختیار کرنے پر اس کا چالان کر دیا گیا۔ یہ بات عدالت میں جا کر واضح ہوئی کہ اس کا قصور صرف یہ تھا کہ اس نے گداگر کو اصرار کے باوجود خیرات نہیں دی تھی بلکہ جھڑک دیا تھا۔ جب کہ پولیس نے اس جرم میں چالان کیا تھا کہ یہ ہوا میں ہاتھ لہرا لہرا کر دوسرے شخص کو دھمکی دے رہا تھا۔ بالآخر پولیس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے مقدمہ واپس لے لیا۔ اور یوں بیچارے ڈکٹر کی گلو خلاصی ہوئی ــ ایک جائزے کے مطابق خود کو بے گھر اور بھوک سے نڈھال بتانے والے ان لنڈنی گداگروں کی اکثریت کے پاس اپنے گھر ہیں اور بنکوں میں اچھا خاصا سرمایہ بھی جمع ہے۔

اطلاعات و اعلانات

شادی: مکرم رفاقت احمد صاحب ابن مکرم سعادت علی صاحب گولبازار ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضوانہ نسرین صاحبہ بنت مکرم محمد ارشد فاروق صاحب ریڈیوگرافر فضل عمر ہسپتال ربوہ بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۷؍ نومبر کو پڑھا ۱۸؍ نومبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی دعوت ولیمہ مورخہ ۱۹؍ نومبر کو عمل میں آئی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم شیخ وحید احمد صاحب (اوکاڑہ) تقریباً ڈیڑھ ماہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔

○ محترمہ امۃ الکافی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ چند دنوں سے بیمار ہیں۔

○ محترم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ جو آجکل مدرسۃ الحفظ میں قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں کو سائیکل پر جاتے ہوئے ایک موٹر سائیکل سے حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب ناصر آف ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ کے گردے کا اپریشن شیخ زید ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ اپریشن خدا

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ میری حکومت نے انصاف پر مبنی صاف ستھرا نظام رائج کرنے۔ استحصال اور جبر کو ختم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ معاشرے سے تمام برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ کسی چیز میں ملاوٹ نہیں ہونے دیں گے اور تمام لعنتوں کو ختم کر کے دم لیں گے۔

○ حکومت نے انسداد ملاوٹ مہم یکم جنوری ۱۹۹۲ء تک ملتوی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مہم کے التوا کے دوران ضلعی سطح پر کریانہ فروشی اور بیکریوں کی تنظیموں اور صارفین کے گروپوں کے نمائندگان کے علاوہ انتظامیہ کے افسروں پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی۔ جو یکم جنوری کے بعد ملاوٹ کے خلاف مؤثر مہم چلائیں گی۔

○ حکومت کی طرف سے ملاوٹ کے خلاف مہم ملتوی کئے جانے کے بعد لاہور، فیصل آباد اور بعض دیگر بڑے شہروں میں چھوٹے تاجروں نے ہڑتال ختم کر کے دکانیں کھول دیں۔ ہڑتال کے دوران گھروں اور ہسپتالوں میں دودھ اور خوراک کی فراہمی میں ازحد رکاوٹ پیش آئی۔ یومیہ اجرت والے کارکن بے کار رہے۔

○ ہڑتال کے دوران تمام ملک میں دودھ کی شدید قلت رہی جس کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جبکہ بعض گوالوں نے عام قیمت سے تین روپے زیادہ فی لیٹر بلیک میں فروخت کیا۔ انتظامیہ کی سرد مہری پر لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا گیا۔

○ وزیراعلیٰ سندھ جام صادق نے کہا ہے کہ ودیا حیات کیس پر عدالتی کمیشن کے فیصلے پر عمل ہوگا۔ ہر شخص کسی بیٹی کا باپ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذمہ دار افراد کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایوان کو اس بارے میں بھی آگاہ کیا جائے گا کہ اصل ڈرامہ کیا تھا۔

○ پنجاب میں ۲۸ دسمبر کو منعقد ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے سلسلہ میں امیدواروں کو ۱۹ دسمبر کو انتخابی نشانات الاٹ کئے جائیں گے۔ ۵۱ نئے نشانات ہوں گے۔ پرانے تمام نشانات تبدیل کر دئے گئے ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ جام صادق سچ بولتے ہیں اور وعدے پورے کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دعائیں وزیراعلیٰ سندھ کے ساتھ ہیں۔ سندھ میں حکومت کی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں

○ وزیراعظم پاکستان نے ملک میں انڈسٹریلائزیشن کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے اپنی سربراہی میں ایک ۲۱ رکنی انڈسٹریلائزیشن پروموشن بورڈ قائم کر دیا ہے۔ جس کے وائس چیئرمین وفاقی وزیر شیخ محمد رشید کو مقرر کیا گیا ہے۔

○ بلوچستان میں واقع پشین کے قریب سرخاب مہاجر کیمپ میں دو متحارب گروپوں کے درمیان تصادم کے دوران ایک آدمی ہلاک ہوگیا۔ اور دو افغان مہاجرین زخمی ہو گئے۔

○ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ایک ہوٹل میں چھاپہ مار کر ۴۲ بھارتی باشندوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ چھاپہ ایک حساس ادارے کی اطلاع پر مارا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف رانا اکرام ربانی نے کہا ہے کہ عوامی حقوق کی جنگ پنجاب میں لڑی جائے گی۔ جعلی حکمرانوں کو اقتدار میں لانے کا گناہ پنجاب کے سر ہے۔ اس لئے کفارہ بھی ہم ہی ادا کریں گے۔

○ سابق وزیراعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کو اپنے اقتدار کے پانچ سال پورے کرنے کے لئے لوگوں کو مطمئن کرنا ہوگا۔ مہنگائی اور امن و امان کے سلسلے میں اقدامات اٹھانا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں خالصتاً مسلم لیگ کی حکومت نہیں ہے۔

○ کل جماعتی کانفرنس کے زیراہتمام پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر ۱۹ دسمبر کو ہونے والا احتجاجی مظاہرہ صدر کے خطاب کے ختم ہونے تک جاری رہے گا۔ مظاہرے میں بگٹی، کل جماعتی کانفرنس اور پی ڈی اے کے رہنما حصہ لیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو۔ کھر اور بگٹی خطاب کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمران ۱۹۷۱ء کی تاریخ دہرانے کے سوا کچھ نہیں کر رہے۔ یہ بات انہوں نے یوم سقوط ڈھاکہ کے موقع پر ایک بیان میں کہی ہے۔

○ ملتان روڈ پر کار الٹ جانے سے ایک ہی خاندان کے تین افراد ہلاک ہو گئے۔

○ ٹاؤن شپ لاہور میں دن دیہاڑے ماں بیٹی کو پراسرار طور پر قتل کر دیا گیا دونوں ماں بیٹی کو آہنی سریے یا کسی کند آلے کی ضربات سے ہلاک کیا گیا۔

○ سب ڈویژن چنیوٹ میں چیئرمین بلدیہ چنیوٹ قاضی صفدر علی سمیت ۱۱۵ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوگئے۔ جن میں سے ۹ کونسلروں کا تعلق ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ پی ڈی اے نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت جام صادق علی اور عرفان اللہ مروت کی برطرفی کے ساتھ مشروط کی ہے۔ اگر صدر مملکت ان دونوں کو فوری طور پر برطرف کرنے کا اعلان کر دیں تو پی ڈی اے پارلیمنٹ کے اجلاس میں یقیناً شرکت کرے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ رشین فیڈریشن کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ یوکرائن، بائیلو رشیا میں موجود سوویت جوہری ہتھیار جلد روس منتقل ہو جائیں گے۔ اور وہاں پر جوہری میزائلوں کے اڈے ختم ہو جائیں گے۔ اس طرح روس سوویت یونین میں واحد جوہری طاقت بن جائے گا۔

○ بی بی سی کے مطابق بورس یلسن نے کہا ہے کہ روس کو تسلیم کر کے سلامتی کونسل والی میں سوویت یونین والی مستقل نشست اسے منتقل کر دی جائے۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے ۱۹۷۵ میں منظور کردہ ایک قرارداد کو منسوخ کر دیا ہے جس میں صیہونیت کو نسل پرستی کے مترادف قرار دیا گیا تھا۔ بی بی سی کے مطابق اس قرارداد کے حق میں ۱۱۱ ووٹ آئے ۲۵ نے مخالفت کی اور ۱۳ ممالک نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ مصر، مراکش، کویت، بحرین، عمان، تیونس نے امریکہ کے شدید دباؤ کے باوجود قرارداد پر ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔

بقیہ ص ۲ سے آگے

کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔
احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب آف چک ع ۱۲۱ گوکھووال جو اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ ایک کیس میں ملوث ہیں۔ بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

پتہ

گائے بھینس۔ گھوڑا اور تمام جانوروں کی امراض
مثلاً
منہ کھر، زہرباد، سوزشِ پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کیلئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں — ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں
لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ لانڈھی ۵
فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) (رجسٹرڈ) ربوہ لاہور کراچی فون ۶۰۶ ۶۰۷